4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ

محاصل کی وصولی میں جاری نمو مالی سال 18ء کی مسلسل دوسری سہ ماہی میں بھی اخراجات سے زائد رہی۔ اس کی وجہ سے مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے خسارے کو 2.2 فیصد پر برقرار رکھنے میں مدد ملی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں درج کیے گئے 2.5 فیصد خسارے سے کچھ کم ہے۔ مالیاتی کارکردگی کے دیگر اظہاریوں میں بھی گذشتہ برس سے خاصی بہتری آئی ہے؛ محاصل کا خسارہ گذشتہ برس کے 0.8 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کا 0.4 فیصد ہو گیا، اور بنیادی خسارہ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو کر 0.1 فیصد ہو گیا جبکہ گذشتہ برس یہ 0.5 فیصد تھا (**شکل 4.1**)۔

شکل 4.1 : مالیاتی توازن کے اظہاریے (فیصد جی ڈی پی)

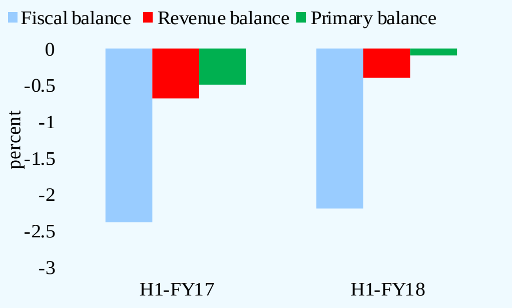

Data source: Ministry of Finance

مالیاتی اظہاریوں میں یہ وسیع بہتری بنیادی طور پر محاصل کی وصولی میں مضبوط نمو کی وجہ سے آئی۔ محاصل کی وصولی کی نمو کے اس اضافے میں ٹیکس اور نان ٹیکس دونوں محاصل نے حصہ لیا۔ ٹیکس محاصل میں بحالی بالخصوص معاشی سرگرمی میں توسیع اور ملکی طلب میں مضبوطی کی عکاسی کرتی ہے۔ درآمدات اور صارفی پائیدار اشیا کی فروخت میں ہونے والے اضافے کے ساتھ ریگولیٹری ڈیوٹی میں اضافے نیز اجناس کی بلند عالمی قیمتوں نے بلاواسطہ ٹیکسوں میں خاصا کردار ادا کیا ہے۔ بعینہٖ، ودہولڈنگ ٹیکسوں میں بلند نمو اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے سے براہ راست ٹیکس محاصل میں اضافہ ہوا ہے۔

اسی دوران، مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک کے بلند نفع، منافع منقسمہ اور مارک اپ آمدنی کی وجہ سے نان ٹیکس محاصل بھی خاصی حد تک بحال ہوئے۔ منافع منقسمہ سے وصولی میں اضافہ معیشت میں مجموعی توسیع سے ہم آہنگ ہے، تاہم وفاقی اداروں کی جانب سے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کو قرض میں اضافے کے نتیجے میں مارک اپ آمدنی میں اضافہ ہوا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے منافع میں اضافہ بنیادی طور پر مرکزی بینک کی جانب سے بین البینک مارکیٹ میں سیالیت کی کارروائیوں اور مالی سال

17ء میں مرکزی بینک سے حکومتی قرضے کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید برآں، گذشتہ برس کے دوران حاصل کیے گئے بازقدرپیمائی فوائد کی منتقلی مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے منافع میں شامل ہوئی۔

گوکہ محاصل سے پست نمو، مجموعی وفاقی اور صوبائی اخراجات گذشتہ برس کی نسبت تیزی سے بڑھ گئے۔ ترقیاتی اخراجات میں گذشتہ برس کی مضبوط نمو جاری رہی جس سے بنیادی طور پر، انتخابات سے پہلے انفراسٹرکچر اور سماجی بہبود کے بہت سے منصوبوں کی تکمیل کی حکومتی مجبوری کی عکاسی ہوتی ہے۔ اخراجاتِ جاریہ میں بھی مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں زیادہ تیزی سے اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس دیکھی گئی نمو کے دوگنا سے زائد تھا۔ سرکاری قرضے کی واپسی، نمو اور سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول بنانے کے حوالے سے سلامتی اور تحفظِ عامہ کی بہتری کی مسلسل کوششیں اخراجاتِ جاریہ میں اضافے کی بڑی وجہ بنے (**جدول 4.1**)۔

اس کے نتیجے میں ہونے والے مالیاتی خسارے کی مالکاری بیرونی و ملکی ذرائع سے کی گئی۔ اوّل الذکر کا حصہ غالب رہا، کیونکہ جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے خسارے کی مالکاری کے لیے بیرونی قرضوں پر انحصار کی زیادہ ضرورت تھی۔ خاص طور پر، یوروبانڈ اور صکوک جاری کیے گئے جس نے کسی حد تک سست رو کثیر فریقی قرضوں کی تلافی کی۔ ملکی ذرائع سے مالکاری میں، حکومت نے اپنی قرض گیری اسٹیٹ بینک سے جدولی بینکوں کی جانب منتقل کر دی۔ گذشتہ برس، حکومت نے اسٹیٹ بینک سے بہت زیادہ قرضہ لیا تھا اور اپنے، زیادہ تر طویل مدتی، قرضے، جدولی بینکوں کو واپس کیے تھے۔

چنانچہ، مجموعی سرکاری قرضے زیادہ تر بیرونی قرضوں کے باعث اکٹھا ہوئے۔ علاوہ ازیں، اہم بین الاقوامی کرنسیوں کی ڈالر کے مقابلے میں مضبوطی، کے ساتھ ساتھ روپے کی قدر میں کمی بھی مقامی کرنسی میں بیرونی قرضے کے اضافے کا سبب بنی۔

4.2 محاصل

مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں محاصل کی مجموعی وصولی 19.8 فیصد بڑھ گئی، جبکہ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں اس میں 0.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل دونوں ہی کی نمو میں مضبوط اضافے کے ساتھ ہونے والی تیزی خاصی وسیع البنیاد تھی۔ صوبائی ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل میں بھرپور نمو بھی وفاقی محاصل کی اس زبردست نمو میں شامل ہو گئی۔

ایف بی آر ٹیکس

مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں ایف بی آر ٹیکسوں کی وصولی 16.9 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ برس 7.4 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ خاص طور

پر برآمد کنندگان کو ٹیکس ری فنڈ کی بلند سطح کے باوجود، نمو میں تیزی آئی۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں ری فنڈ 27.0 فیصد نمو سے 76.1 ارب روپے ہوگئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 59.9 ارب روپے تھے۔

جدول 4.1: مالیاتی آپریشنز کا خلاصہ

ارب روپے

		حقیقی		جی ڈی پی کا فیصد	
	بجٹ م س18ء	شش1-م س17ء	شش1-م س18ء	شش1-م س17ء	شش1-م س18ء
الف۔ مجموعی محاصل	6,167.2	1,990.6	2,384.7	6.2	6.6
ٹیکس محاصل	4,912.5	1,741.2	2,026.9	5.5	5.6
نان ٹیکس محاصل	1,254.7	249.4	357.8	0.8	1.0
ب۔ مجموعی اخراجات	7,646.8	2,789.7	3,181.0	8.8	8.9
جاری	5,393.9	2,241.6	2,545.2	7.0	7.1
سودی ادائیگیاں	1,363.0	647.4	751.4	2.0	2.1
دفاع	920.2	336.3	393.4	1.1	1.1
ترقیاتی	2,265.2	497.4	613.9	1.6	1.7
خالص قرض گاری	-12.3	-6.4	2.0	0.0	0.0
ج۔ شماریاتی تفرق	0.0	57.2	19.9	0.2	0.1
مالیاتی توازن (الف-ب-ج)	-1,479.6	-799.1	-796.3	-2.5	-2.2
محاصل کا توازن	773.3	-251.0	-160.5	-0.8	-0.4
بنیادی توازن	-116.6	-151.7	-44.9	-0.5	-0.1
مالکاری	1,479.5	799.1	796.3	2.5	2.2
بیرونی ذرائع	511.4	240.9	384.1	0.8	1.1
اندرونی ذرائع	968.1	558.2	412.2	1.8	1.1
بینک	390.1	407.1	331.8	1.3	0.9
نان بینک	528.0	151.1	80.4	0.5	0.2
نجکاری	50.0	0.0	0.0	0.0	0.0
فیصد نمو					
مجموعی محاصل		-0.7	19.8		
ٹیکس محاصل		6.2	16.4		
نان ٹیکس محاصل		-31.8	43.4		
مجموعی اخراجات		10.7	14.0		
جاری		6.5	13.5		
ترقیاتی		16.7	23.4		

ماخذ: وزارتِ خزانہ

براہِ راست اور بالواسطہ ٹیکس دونوں نے ایف بی آر ٹیکسوں کی نمو میں حصہ لیا۔ تاہم، براہِ راست ٹیکس کی نسبت بالواسطہ ٹیکس میں متناسب اضافے کی سطح بلند تھی۔ بڑھتی ہوئی درآمدات اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے موقع پر ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کرنا، بالخصوص بالواسطہ ذرائع سے ٹیکس کی وصولیوں میں اضافہ بنا۔ مزید برآں، مضبوط ملکی طلب کے ساتھ ساتھ معیشت میں عام آمدنی کی سطح میں اضافے کے نتیجے میں براہ راست ٹیکس کی وصولی بڑھ گئی (**جدول 4.2**)۔

جدول 4.2: ایف بی آر کی ٹیکس وصولی

ارب روپے

		وصولیاں		فیصد نمو	
	بجٹ مس18ء	شش1-مس17ء	شش1-مس18ء	شش1-مس17ء	شش1-مس18ء
براہ راست ٹیکس	1,594.9	591.5	663.5	9.4	12.2
بالواسطہ ٹیکس	2,418.1	880.8	1,058.1	6.1	20.1
کسٹم ڈیوٹی	581.4	218.0	281.5	22.6	29.2
سیلز ٹیکس	1,605.2	577.4	686.5	-0.2	18.9
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	231.5	85.4	90.1	15.9	5.5
مجموعی ٹیکس	**4,013.0**	**1,472.3**	**1,721.7**	**7.4**	**16.9**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

شکل 4.2: پہلی ششماہی کے دوران براہِ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں میں نمو

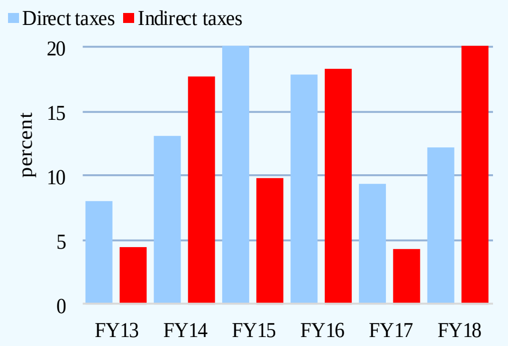

Data source: Federal Board of Revenue

براہ راست ٹیکس

مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں براہ راست ٹیکس میں 12.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں 9.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ براہ راست ٹیکسوں میں بلند نمو کی بڑی وجہ ودہولڈنگ ٹیکسوں میں تیز نمو اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ تھا جس سے براہ راست ٹیکس کی وصولی بھی بڑھ گئی۔[1] مزید برآں، رسک بیسڈ آڈٹ متعارف کروانے سے کچھ اضافی محاصل کی وصولی کے ساتھ ساتھ آڈٹ کیسز کی استعداد میں بہتری آئی۔ تاہم، بالواسطہ ٹیکس کی نمو کے مقابلے میں براہِ راست ٹیکس کی وصولی میں ہونے والی نمو خاصی کم تھی (**شکل 4.2**)۔

[1] وفاقی، پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان حکومت نے تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ کیا جبکہ حکومتِ سندھ نے 15 فیصد اضافہ کیا (ماخذ: صوبائی بجٹ دستاویزات)۔

بالواسطہ ٹیکس

مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالواسطہ ٹیکس 20.1 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ برس 6.1 فیصد کی پست نمو ہوئی تھی۔ یہ تیز نمو کسٹم ڈیوٹی کی وصولی میں توسیع کے ساتھ ساتھ سیلز ٹیکس کی وصولی میں بحالی کا نتیجہ تھی۔ کسٹم ڈیوٹی کی وصولی میں 29.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں 22.6 فیصد نمو ہوئی تھی، اس کی وجہ کئی غیر ضروری صارفی اشیا پر ریگولیٹری ڈیوٹی میں اضافہ ہو سکتا ہے، جس کا مقصد بنیادی طور پر بیرونی شعبے کے عدم توازن کو درست کرنے کے لیے درآمدات میں کمی کرنا تھا (**شکل 4.3**)۔

شکل 4.3: درآمدات اور کسٹم ڈیوٹی کی وصولی

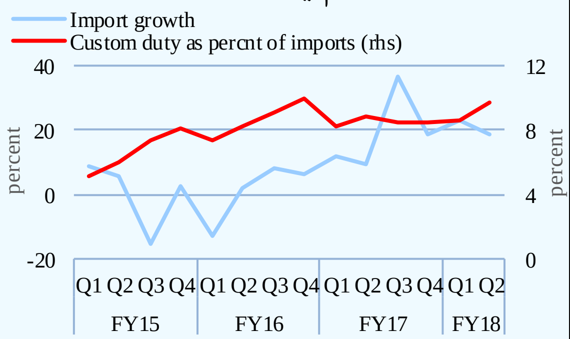

Data source: Federal Board of Revenue and Pakistan Bureau of Statistics

سیلز ٹیکس کی وصولی میں اور بھی تیز بحالی آئی اور یہ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں 18.9 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.2 فیصد کی کمی آئی تھی۔ بین الاقوامی مارکیٹ کے رجحانات اور بلند مقدار میں فروخت کے باعث پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ سیلز ٹیکس کی وصولی میں اضافے کی وجہ ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، نمو پذیر معیشت کے ساتھ فروخت کی مجموعی سرگرمی میں اضافہ سیمنٹ، فولاد، گاڑیوں، برقی آلات، وغیرہ کی کھپت سے مترشح ہے۔

کسٹم اور سیلز ٹیکس کی نمو میں تیزی کے برخلاف، مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی صرف 5.5 فیصد بڑھی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 15.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس سست روی کی وجہ سگریٹ کی پیداوار میں نمایاں اضافے کے باوجود اس کے محاصل کی وصولی میں 11.8 فیصد کمی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی میں اچانک کمی نچلے معیار کے برانڈ پر ٹیکس میں کمی کا نتیجہ تھی۔[2]

[2] یکم جولائی 2017ء سے سگریٹ پر لاگو ہونے والی ڈیوٹی کی ساخت پر ایف بی آر نے نظر ثانی کی جس میں نچلے معیار کے برانڈ کے سگریٹوں پر عائد ڈیوٹی میں 800 روپے فی ایک ہزار سگریٹ کی کمی کی گئی (ماخذ: ایس آر او 407(I)/2017ء)۔

آگے چل کر مالی سال 18ء کے 4013 ارب روپے کے ہدف کو پورا کرنے کے لیے مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کی ایف بی آر ٹیکس وصولی کی رفتار کو دوسری ششماہی میں مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے مالی سال 18ء کی دوسری ششماہی میں ایف بی آر کے محاصل میں تقریباً 22 فیصد کی نمو درکار ہوگی، جبکہ 16.9 فیصد سال کی پہلی ششماہی میں حاصل کی گئی۔

نان ٹیکس محاصل

مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران نان ٹیکس محاصل میں بھی دوبارہ اضافہ ہوا اور یہ 43.4 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 31.8 فیصد کی یک لخت کمی آئی تھی (**جدول 4.3**)۔ نان ٹیکس محاصل میں ہونے والی بحالی وسیع البنیاد تھی، جس میں اسٹیٹ بینک کے بلند منافع، مارک اپ آمدنی، منافع منقسمہ، اور پی ٹی اے کے منافع کا بڑا حصہ تھا۔ بلند منافع منقسمہ کی آمدنی اور اور پی ٹی اے کے منافع جات بڑھتی ہوئی معیشت میں کارپوریٹ نفع آوری کی نمو سے ہم آہنگ ہیں۔

جدول 4.3: نان ٹیکس محاصل

ارب روپے

	بجٹ م س18ء	حقیقی	
		ششش1-م س17ء	ششش1-م س18ء
مارک اپ (پی ایس ایز اور دیگر)	96.0	8.9	13.9
منافع منقسمہ	93.3	12.2	19.2
اسٹیٹ بینک کا منافع	260.0	87.8	125.2
دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)	141.8	4.6	6.1
ڈاکخانہ اور پی ٹی اے سے منافع	11.3	0.6	8.6
گیس اور تیل پر رائلٹی	58.5	24.4	26.6
پاسپورٹ اور دیگر فیس	28.0	7.1	7.5
خام تیل پر حاصل ڈسکاؤنٹ	10.0	3.6	4.1
غیر متوقع لیوی	8.0	0.5	0.8
دیگر	547.8	99.7	145.8
مجموعی نان ٹیکس محاصل	**1,254.7**	**249.4**	**357.8**

ڈیٹا کا ماخذ: وزارت خزانہ

اسٹیٹ بینک کے بلند منافع سے مالی سال 17ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے قرضوں پر حکومت کے انحصار میں اضافے، مالی سال 18ء میں بازار زر کے سودوں میں بلند ادخال، اور گذشتہ برس کے نوقدرپیمائی فوائد کی منتقلی کی عکاسی ہوتی ہے۔ اسی طرح، پی ایس ایز کو قرض میں اضافے سے بلند مارک اپ / منافع منقسمہ کی آمدنی حاصل ہوئی۔ مزید برآں، پاسپورٹ فیس کی آمدنی میں اضافہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ زیادہ تعداد میں لوگ تعلیم، کام اور سیر و تفریح کے لیے بیرونِ ملک سفر کی سہولت حاصل کررہے ہیں۔ پیٹرول کی عالمی قیمتوں میں بحالی سے تیل اور گیس پر رائلٹی میں اضافہ ہوگیا۔ بعینہٖ، خام تیل پر ملنے والی غیر متوقع لیوی اور ڈسکاؤنٹ سے حاصل ہونے والے محاصل بھی بڑھ گئے۔

4.3 اخراجات

مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی مالیاتی اخراجات 15.7 فیصد بڑھ گئے جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں ہونے والی نمو سے تقریباً دوگنا تھے۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں اخراجاتِ جاریہ اور ترقیاتی اخراجات دونوں ہی بڑھ گئے۔ ترقیاتی اخراجات وفاقی اور صوبائی دونوں سطح پر بڑھ گئے تاہم اخراجاتِ جاریہ میں اضافے کی تقریباً تمام وجہ وفاقی اخراجاتِ جاریہ میں تیز اضافہ ہی تھا (جدول 4.4)۔

وفاقی اخراجاتِ جاریہ 12.4 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.6 فیصد اضافہ درج کیا گیا تھا۔ اس اضافے کی بڑی وجہ ملکی اور بیرونی دونوں قرضوں میں، بلندی سودی ادائیگیاں تھیں (شکل 4.4)۔ پست شرح سود کے ماحول کے باوجود سودی ادائیگیوں میں اضافہ دراصل قرضوں کے بڑھتے ہوئے ذخائر کے ساتھ ساتھ امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید برآں، دفاع اور نظمِ عامہ و تحفظ پر ہونے والے اخراجات گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ گئے۔

ترقیاتی اخراجات میں اضافے کی رفتار برقرار رہی اور وہ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں 23.4 فیصد

جدول 4.4: مالیاتی اخراجات کا تجزیہ

ارب روپے

	حقیقی		نمو	
	شش 1-م س 17ء	شش 1-م س 18ء	م س 17ء	م س 18ء
جاری اخراجات	**2,241.6**	**2,545.2**	**6.5**	**13.5**
وفاقی	1,473.5	1,656.0	2.6	12.4
جس میں				
سودی ادائیگیاں	647.4	751.4	2.4	16.1
(الف) ملکی	587.7	678.0	1.7	15.4
(ب) غیر ملکی	59.8	73.5	9.3	23.0
دفاع	336.3	393.4	10.9	17.0
نظمِ عامہ اور سلامتی	51.4	59.5	9.5	15.8
دیگر	438.4	451.6	-3.4	3.0
صوبائی	768.1	889.3	15.0	15.8
ترقیاتی اخراجات	**497.4**	**613.9**	**16.7**	**23.4**
سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام	445.7	558.8	17.9	25.4
وفاقی	198.3	242.1	27.2	22.1
صوبائی	247.4	316.8	23.5	28.0
دیگر بشمول (بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)	51.7	55.0	7.1	6.5
خالص قرض گاری	**-6.4**	**2.0**	252.4	-131.4
مجموعی اخراجات*	**2,732.6**	**3,161.1**	**8.1**	**15.7**

*ماسوائے شماریاتی تفرق

ڈیٹا کا ماخذ: وزارتِ خزانہ

شکل 4.4: پہلی ششماہی میں مجموعی حکومتی قرضے میں نمو اور سودی ادائیگیاں

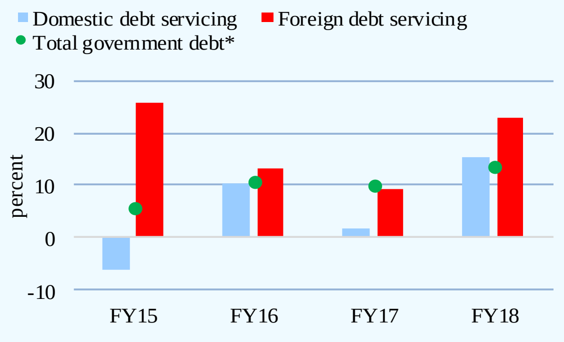

* As per FRDLA
Data source: Ministry of Finance and State Bank of Pakistan

بڑھ گئے جبکہ گذشتہ برس 16.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بڑی وجہ سرکاری شعبے میں ترقیاتی منصوبوں کے تحت جاری ہونے والی رقوم میں 25.4 فیصد اضافے کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ وفاقی سطح پر ہونے والے اخراجات کا جھکاؤ زیادہ تر انفراسٹرکچر اور توانائی کے شعبوں، بالخصوص سی پیک کے تحت معاہدات کی ادائیگی، کی طرف تھا (**شکل 4.5**)۔ اس سے مستقبل میں انفراسٹرکچر کی تیاری اور پائیدار نمو کی بنیاد فراہم کرنے کی جانب حکومت کی مسلسل توجہ کا اظہار ہوتا ہے۔

شکل 4.5: وفاقی سطح پر ترقیاتی ترجیحات، پہلی ششماہی م س 18ء کے دوران (مجموعی پی ایس ڈی پی کا فیصد)

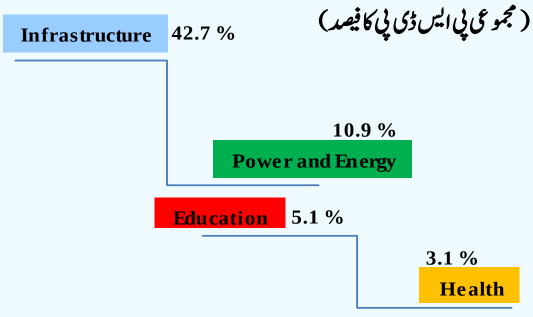

Data source: PSDP Releases as on 29-12-2017, Planning Commission of Pakistan

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں صوبوں نے 203.9 ارب روپے کا مجموعی فاضل درج کیا جو سال کے ہدف 347.3 ارب کا تقریباً 59 فیصد تھا۔ اس فاضل رقم کا بڑا حصہ پنجاب سے آیا، اس کے بعد سندھ اور بلوچستان کا نمبر ہے؛ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں خیبر پختونخوا کی فاضل رقم گذشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً نصف تھی۔ صوبائی فاضل رقوم صوبوں کے محاصل میں نمایاں اضافے کا نتیجہ تھیں (**جدول 4.5** اور **شکل 4.6**)۔

شکل 4.6: پہلی ششماہی م س 18ء کے دوران صوبائی مالیاتی پوزیشن

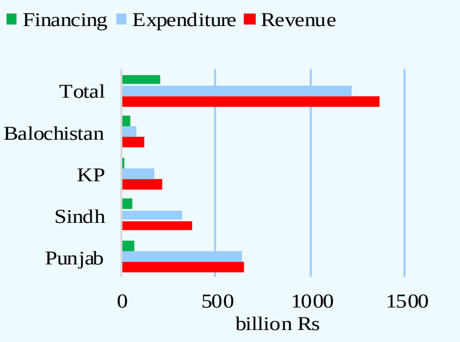

Data source: Ministry of Finance

شکل 4.7: پہلی ششماہی میں وفاقی محاصل میں صوبائی حصے میں نمو

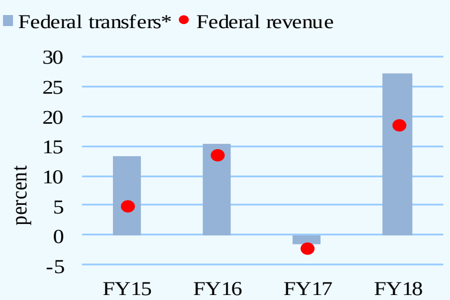

*Provincial share in federal revenue and federal loans/grants
Data source: Ministry of Finance and SBP calculations

م س 18ء کی پہلی ششماہی میں کل صوبائی محاصل میں 28.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 1.3 فیصد کی واجبی نمو ہوئی تھی۔ اس بہتری کی وجہ وفاق سے منتقلیوں میں اضافہ، ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں شاندار نمو اور صوبے کے اپنے ٹیکس محاصل تھے (**شکل 4.7**)۔

خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس) کے وسعت پذیر نفاذ کے باعث صوبوں کے اپنے ٹیکس محاصل مسلسل بڑھتے رہے، جن میں م س 18ء کی پہلی ششماہی میں 33 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس کی نمو 17.9 فیصد تھی۔

جدول 4.5: جولائی تا دسمبر کے دوران صوبائی مالیاتی آپریشنز

ارب روپے

	پنجاب	سندھ	کے پی کے	بلوچستان	مجموعہ	نمو
پہلی ششماہی م س 17ء						
الف۔ مجموعی محاصل	649.2	374.8	218.1	121.7	1,363.8	28.2
وفاقی محاصل میں صوبائی حصہ	533.2	276.5	176.8	107.3	1093.8	26.1
صوبائی محاصل (I+II)	113.1	80.7	36.0	11.1	240.9	33.0
ٹیکس	91.8	72.2	8.4	4.0	176.4	21.1
نان ٹیکس	21.3	8.5	27.6	7.1	64.5	82.3
وفاقی قرضے اور منتقلیاں	2.8	17.6	5.3	3.4	29.1	82.5
ب۔ مجموعی اخراجات	636.7	319.5	176.4	80.4	1,213.1	18.7
جاری	422.3	263.3	135.2	75.5	896.3	15.7
ترقیاتی	214.4	56.2	41.2	4.9	316.8	28.0
فرق (الف اور ب میں)	12.5	55.3	41.6	41.3	150.8	257.5
مالکاری* (مجموعی توازن)	**-69.5**	**-60.7**	**-21.0**	**-52.7**	**-203.9**	**125.2**
پہلی ششماہی م س 16ء						
الف۔ مجموعی محاصل	503.5	293.5	159.6	107.6	1,064.2	1.3
وفاقی محاصل میں صوبائی حصہ	410.4	220.6	136.8	99.4	867.1	-0.1
صوبائی محاصل (I+II)	83.9	67.8	24.5	5.0	181.1	17.9
ٹیکس	71.4	64.3	7.0	3.0	145.7	19.1
نان ٹیکس	12.4	3.5	17.5	2.0	35.4	13.2
وفاقی قرضے اور منتقلیاں	9.3	5.1	-1.7	3.3	15.9	-45.5
ب۔ مجموعی اخراجات	490.2	263.2	193.6	75.0	1,022.0	14.1
جاری	348.6	210.8	146.6	68.6	774.6	15.0
ترقیاتی	141.7	52.4	47.0	6.3	247.4	11.4
فرق (الف اور ب میں)	13.3	30.2	-34.0	32.6	42.2	-72.8
مالکاری* (مجموعی توازن)	**32.9**	**-37.4**	**-49.6**	**-36.4**	**-90.6**	**-56.6**

*مالکاری میں منفی علامت کا مطلب ہے فاضل رقم۔

ڈیٹا کا ماخذ: وزارتِ خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

بہتر معاشی سرگرمیوں کا اچھا اثر صوبوں کی محاصل کی وصولی پر بھی پڑا۔ خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی کے ساتھ ساتھ صوبوں کی ایکسائز اور اسٹامپ ڈیوٹیوں کی وصولی میں بھی اضافہ ہوا، جس کے بعد جائیداد اور موٹر وہیکل ٹیکسوں کا نمبر آتا ہے۔

م س18ء کی پہلی ششماہی میں صوبوں کے نان ٹیکس محاصل میں بھی 82.3 فیصد اضافہ ہوا۔ اس میں بنیادی حصہ خیبر پختونخوا کے 27.6 ارب روپے کا ہے جس میں سے 18.2 ارب روپے پن بجلی سے حاصل ہونے والا منافع ہے۔ مزید برآں، م س 18ء کی پہلی ششماہی میں پنجاب کے نان ٹیکس محاصل تقریباً دگنے ہو کر 21.3 ارب روپے تک جا پہنچے۔

م س 18ء کی پہلی ششماہی میں بلند محاصل کی وصولی سے صوبوں کی اخراجات کے لیے گنجائش بڑھ گئی جس کی عکاسی اس عرصے کے دوران صوبائی اخراجات میں 18.7 فیصد اضافے سے ہوتی ہے، جبکہ گذشتہ برس یہ شرح 11.4 فیصد تھی۔ م س18ء کی پہلی ششماہی میں اخراجات میں زیادہ تر اضافہ ترقیاتی منصوبوں پر ہوا، کیونکہ جاری اخراجات گذشتہ برس کے مقابلے میں تھوڑے سے بڑھے۔

تاہم، صوبہ وار تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبوں کے ترقیاتی اخراجات میں نمو بنیادی طور پر پنجاب کے سبب ہوئی کیونکہ اس زمرے میں دیگر صوبوں کی نہ ہونے کے برابر نمو ہوئی یا پھر اس میں کمی آئی۔ چنانچہ م س18ء کی پہلی ششماہی میں صوبوں نے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) میں مختص شدہ 1112 ارب روپے میں سے جو سالانہ ترقیاتی پروگراموں کے لیے دیے گئے تھے، صرف 316.8 ارب روپے خرچ کیے۔[3] چونکہ 18 ویں ترمیم کے بعد بیشتر ترقیاتی سرگرمیاں صوبوں کے دائرہ کار میں آچکی ہیں، اس لیے صوبوں کو سی پیک جیسے نئے مواقع کی موجودگی میں وسائل کی موثر تخصیص کے لیے ایک نقشۂ راہ بنانے کی ضرورت ہے۔

4.5 سرکاری قرضہ

جاری حسابات کے بڑھتے ہوئے خسارے کے تناظر میں بجٹ خسارے نے م س18ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ سال کے مقابلے میں مزید بیرونی قرض گیری کی ضرورت بڑھادی۔ تاہم اس عرصے کے دوران ملکی قرض گیری بھی معمولی سی بڑھی۔[4] چنانچہ پاکستان کے سرکاری قرضوں کا حجم م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.6 فیصد بڑھ کر دسمبر 2017ء کے اختتام پر 22.8 ٹریلین روپے ہو گیا **(جدول4.6)**۔

[3] ماخذ: سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام 2017ء تا 2018ء، منصوبہ بندی کمیشن، ازارتِ ترقیاتی منصوبہ بندی و اصلاحات

[4] نامیہ لحاظ سے پست مالیاتی خسارے کے باوجود ملکی قرضے میں اضافہ دراصل بینکوں میں سرکاری امانتوں کی عکاسی کرتا تھا، جو م س18ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 168.3 ارب روپے ہو گیا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران صرف 33.1 ارب روپے بڑھے تھے۔

جدول 4.6: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ

ارب روپے

	مدت کے اختتام پر ذخائر		مجموعی حصہ		بہاؤ			
					پہلی ششماہی		مالی سال 18ء	
	جون–17ء	دسمبر–17ء	جون–17ء	دسمبر–17ء	م س17ء	م س18ء	سہ 1	سہ 2
خام سرکاری قرضہ	21,408.7	22,820.8	100.0	100.0	595.6	1,412.1	651.2	761.0
حکومتی ملکی قرضہ	14,849.2	15,437.4	69.4	67.6	566.7	588.2	526.3	61.9
حکومتی بیرونی قرضہ	5,918.7	6,692.5	27.6	29.3	43.0	773.8	111.1	662.7
آئی ایم ایف سے قرضہ	640.8	690.9	3.0	3.0	-14.1	50.1	13.8	36.4
مجموعی حکومتی قرضہ*	19,635.4	20,879.3	-	-	562.5	1,243.9	558.8	685.1

* خام سرکاری قرضے میں سے وہ سرکاری ڈپازٹس منہا کیے جائیں جو بینکوں میں رکھے ہوئے ہیں۔

ڈیٹا کا ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

بیرونی قرضے میں اضافہ دونوں وجوہ سے ہوا، یعنی بلند قرض گیری اور باز قدر پیمائی کے وہ نقصانات جو امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر گرنے، نیز دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر گرنے سے ہوئے (**شکل 4.8**)۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ پاکستانی روپے کی قدر گرنے سے بیرونی قرضے کی پاکستانی مالیت بڑھ جاتی ہے لیکن بیرونی کرنسی میں ملکی واجبات میں اضافہ نہیں ہوتا (**باکس 4.1**)۔ ملکی قرضے کے معاملے میں حکومت نے اپنی میزانی ضروریات سے زائد قرضہ لیا اور بینکوں میں اپنے ڈپازٹس بڑھائے۔

شکل 4.8: پہلی ششماہی م س18ء میں سرکاری قرضے میں تبدیلی کے اجزائے ترکیبی

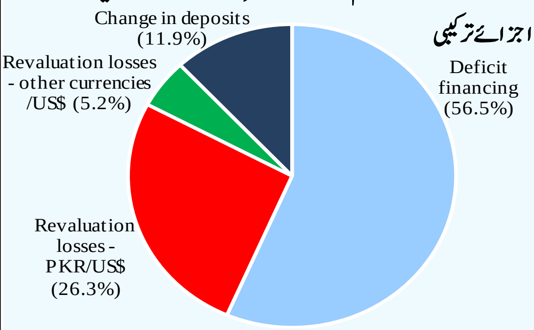

Data source: State Bank of Pakistan

ملکی قرضہ

م س18ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں 588.2 ارب روپے اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کی اسی مدت کی سطح سے معمولی سا زائد ہے۔ ملکی قرضے میں ہونے والا بیشتر اضافہ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی میں مرتکز رہا کیونکہ دوسری سہ ماہی میں بیرونی ذرائع سے اضافی قرض گیری کی بنا پر ملکی ذرائع سے قرض لینے کی سرکاری ضروریات سکڑ گئیں (**شکل 4.9**)۔ مزید برآں، ملکی قرضے میں لگ بھگ تمام اضافہ قلیل مدتی قرضے میں ہوا، کیونکہ اس عرصے میں طویل مدتی قرضے کی خالص ادائیگی کر دی گئی۔

شکل 4.9: بجٹ خسارے کی مالکاری

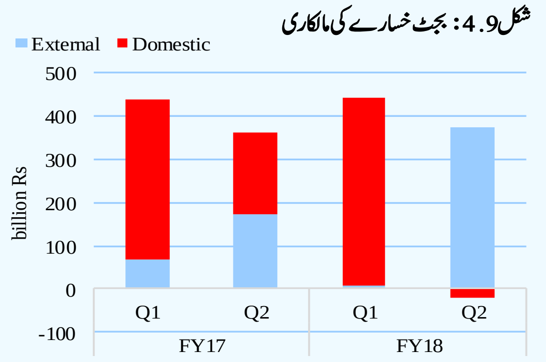

Data Source: Ministry of Finance

حکومت م س17ء کی پہلی ششماہی کی طرح اِس سال بھی جدولی بینکوں سے قلیل مدتی قرض گیری پر انحصار کرتی رہی (**جدول 4.7**)۔ پہلی ششماہی میں زری سختی موجود رہی، اور بینکوں کو آگے بھی اس کے جاری رہنے کی توقع تھی چنانچہ پی آئی بی کی نیلامیوں میں بینکوں کی دلچسپی نہ ہونے کے برابر تھی۔ تفصیل سے دیکھا جائے تو م س 18ء کی پہلی ششماہی میں ہونے والی پی آئی بی نیلامیوں میں بینکوں نے صرف 158.4 ارب روپے کی پیشکش کی جبکہ ٹی بل نیلامیوں میں ان کی پیشکش 9 ٹریلین روپے تک تھی۔ ٹی بلوں میں بھی تقریباً 85.6 فیصد پیشکش صرف 3 ماہی ٹی بلوں کے لیے تھی۔

جدول 4.7: حکومتی ملکی قرضوں میں مطلق تبدیلی

ارب روپے

	م س17ء	م س18ء	م س18ء	
	شش1		سہ1	سہ2
حکومتی ملکی قرضہ	**566.7**	**588.2**	**526.3**	**61.9**
مستقل قرضہ	-720.2	-495.4	-510.5	15.2
جس میں				
پی آئی بیز	-780.9	-541.0	-541.0	0.0
پرائز بانڈ	60.7	45.6	30.4	15.2
رواں قرضہ	1236.2	1038.2	1017.8	20.4
جس میں				
ایم ٹی بیز	631.0	747.7	745.9	1.8
ایم آر ٹی بیز	817.8	83.2	271.9	-188.7
اسٹیٹ بینک کی جانب سے یکمشت بنیادیں	0.0	207.3	0.0	207.3
غیر فنڈ قرضہ	50.7	45.1	19.0	26.1
بیرونی کرنسی میں قرضے	0.0	0.2	0.0	0.2

ڈیٹا کا ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

منڈی کے احساسات کے پیش نظر حکومت نے قرضے کی بیشتر ضروریات بیرونی ذرائع سے پوری کیں، اور بقیہ ضروریات تقریباً تمام کی تمام 3 ماہی ٹی بلوں سے پوری کیں۔ اس کے نتیجے میں مجموعی طور پر واجب الادا ٹی بلوں میں 3 ماہی ٹی بلوں کا تناسب دسمبر 2017ء میں 62.2 فیصد تک چلا گیا جو جون 2017ء میں 32.8 فیصد تھا (**شکل 4.10**)۔

قومی بچت اسکیموں کے ذریعے رقوم کا حصول م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں میں خالص سرمایہ کاری میں 46.4 ارب روپے کا اضافہ دیکھا گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران ہونے والے اضافے سے کم ہے (**جدول 4.8**)۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ان اسکیموں کی شرحِ منافع فروری 2017ء سے جامد ہے۔

در حقیقت قومی بچت کی بیشتر اسکیموں پر شرح منافع پی آئی بی کی مماثل مدت کی شرحوں سے منسلک کر دی گئی ہے جو بنیادی نیلامیوں میں اخذ کی جاتی ہیں۔ چونکہ حکومت نے فروری 2017ء سے پی آئی بی کی نیلامیوں میں بیشتر بولیاں مسترد کر دیں اس لیے قومی بچت اسکیموں کی شرحیں بھی تب سے جوں کی توں ہیں۔ اس کے نتیجے میں ادارہ جاتی سرمایہ کاروں نے اپنی رقوم پی آئی بی میں ثانوی بازار میں لگا دیں جہاں منافع اب بھی نسبتاً بہتر ہے (**شکل 4.11**)۔ اس امر کی خاص طور پر عکاسی وسط مدتی اسکیموں (مثلاً ایس اے، ایس ایس سی وغیرہ) سے رقوم کے بڑے اخراج سے ہوتی ہے، جو ادارہ جاتی سرمایہ کاری کی اہل ہیں جبکہ م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران دیگر اسکیموں میں رقوم آئیں۔

شکل 4.10: واجب الادائی بلوں میں میعاد وار تناسب

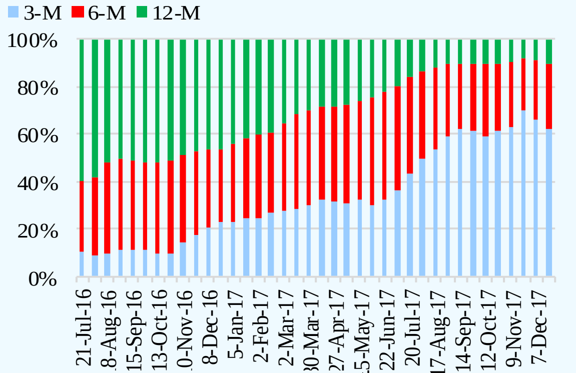

Data source: State Bank of Pakistan

جدول 4.8: قومی بچت اسکیموں کے تحت وصولیاں*

ارب روپے

	شش1م س16ء		شش1م س17ء		ششم1م س 18ء	
	خام	خالص	خام	خالص	خام	خالص
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ	13.3	1.1	25.2	13.4	27.6	6.1
اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ	87.1	4.9	41.1	-5.2	91.0	-25.5
ریگولر انکم سرٹیفکیٹ	35.3	-5.3	24.8	-15.9	43.2	5.1
بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ	80.3	39.5	75.5	31.2	73.3	21.2
اسپیشل سیونگ اکاؤنٹ	77.1	25.3	38.0	18.2	164.5	29.4
سیونگ اکاؤنٹ	93.4	0.4	107.5	0.9	126.1	0.9
دیگر	25.6	11.4	25.8	10.3	30.5	9.1
مجموعہ	412.1	77.3	338.0	52.8	556.2	46.4

*علاوہ قلیل مدتی سیونگ سرٹیفکیٹس

ماخذ: مرکزی محکمہ قومی بچت (CDNS)

سرکاری بیرونی قرضہ

پاکستان کے سرکاری بیرونی قرضے کا حجم م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.3 ارب ڈالر بڑھ کر آخر دسمبر 2017ء تک 66.9 ارب ڈالر ہو گیا (**جدول 4.9**)۔ بلند باز ادائیگیوں کے باوجود بیرونی قرضے میں اضافہ بڑی حد تک 2.5 ارب ڈالر سے ہوا جو یورو بانڈ / صکوک کے اجرا سے حاصل ہوئے اور اس عرصے کے دوران کمرشل بینکوں سے قرض لیا گیا۔

اس کے علاوہ ڈالر کے مقابلے میں دیگر کرنسیوں کے استحکام کا نتیجہ بازقدر پیمائی کے نقصانات 669.3 ملین ڈالر بڑھنے کی صورت میں نکلا۔ ڈالر یورو اور ایس ڈی آر کے مقابلے میں بالترتیب 4.9 اور 2.3 فیصد کمزور ہوا، جس سے پاکستان کے بیرونی قرضے کی ڈالر میں مالیت میں نمایاں طور پر اضافہ ہوا۔

شکل 4.11: میعادی پریمیم - پی آئی بی بلحاظ قومی بچت اسکیم

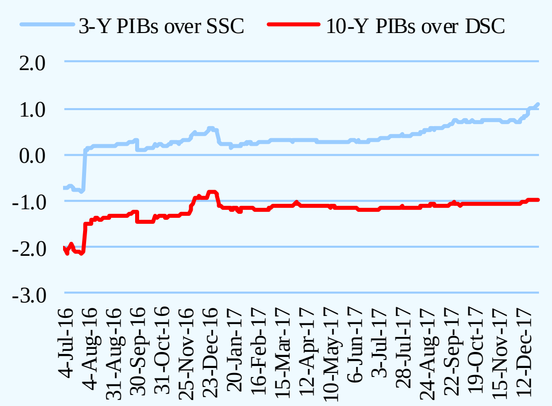

Data source: MUFAP and CDNS

جدول 4.9: پاکستان کا بیرونی سرکاری قرضہ اور واجبات

ارب ڈالر

	اسٹاک		بہاؤ			
			پہلی ششماہی		مالی سال 18ء	
	جون 17ء	دسمبر 17ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
بیرونی سرکاری قرضہ وواجبات (الف+ب+ج)	66.1	70.5	0.1	4.4	0.9	3.5
بیرونی سرکاری قرضہ (الف+ب)	62.5	66.9	0.2	4.3	0.9	3.5
الف۔ سرکاری قرضہ	56.4	60.6	0.4	4.2	0.8	3.4
جس میں سے						
پیرس کلب	12.0	11.9	-1.1	-0.1	0.1	-0.2
کثیر جہتی	27.6	27.9	-0.7	0.3	0.3	0.0
دیگر دوطرفہ	5.8	6.5	0.7	0.7	0.4	0.2
یورو/ صکوک بانڈ	4.8	7.3	1.0	2.5	0.0	2.5
کمرشل قرضے (ایل ٹی)	4.8	5.3	1.0	0.5	-0.1	0.7
ب۔ آئی ایم ایف سے قرضہ	6.1	6.3	-0.1	0.1	0.1	0.0
ج۔ بیرونی واجبات	3.6	3.7	-0.1	0.1	0.0	0.0

ڈیٹا کا ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور اقتصادی امور ڈویژن

م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران خام قرضوں کا اجرا44 فیصد بڑھ گیا۔ ان میں سے تقریباً دو تہائی رقم بانڈ کے اجرا اور غیر ملکی کمرشل بینکوں سے سرکاری قرض گیری سے آئی (**جدول 4.10**)۔ کمرشل کثیر فریقی ڈونرز کی طرف سے قرض گیری کے علاوہ ملنے والا بیشتر تعاون توانائی اور انفرا سٹرکچر کے منصوبوں کے لیے حاصل ہوا۔ دو طرفہ قرضوں میں بڑی رقوم چین سے آئیں جو سی پیک کے تحت انفراسٹرکچر منصوبوں کے لیے تھیں۔

جدول4.10: پہلی ششماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی

ملین ڈالر

	مالی سال17ء	مالی سال18ء	مطلق تبدیلی
ایشیائی ترقیاتی بینک	674.6	443.3	-231.3
آئی ڈی اے	72.3	132.3	60.0
اسلامی ترقیاتی بینک	30.2	55.4	25.2
عالمی بینک	127.5	86.7	-40.8
اسلامی ترقیاتی بینک (قلیل مدتی)	212.4	695.2	482.8
چین	848.0	506.9	-341.1
جاپان	42.8	47.4	4.6
یورو/صکوک بانڈ	1,000.0	2,500.0	1,500.0
کمرشل بینک	900.0	1,164.0	264.0
دیگر	45.1	0.0	-45.1
مجموعہ	3,952.9	5,692.2	1,739.3

ڈیٹا کا ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یورو/صکوک بانڈ کا اجرا سے اضافی 8 ارب ڈالر سے زائد رقم ملی۔ سرمایہ کار بھی خاصے متنوع تھے، 44 فیصد یورپ سے، 24 فیصد ایشیا سے 20 فیصد شمالی امریکہ سے، 8 فیصد مشرق وسطیٰ سے اور 12 فیصد دیگر خطّوں سے آئے تھے۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ 10 سالہ بانڈ پر شرح منافع قبل ازیں گذشتہ 10 برس میں جاری کردہ معینہ شرح والے بانڈ سے کم تھی (**جدول 4.11**)۔ بیرونی قرضہ جزدان پر یہ پیش رفت خاکۂ عرصیت کی طوالت، موثر بہ لاگت، اور شرح سود کے خطرے کے لحاظ سے خوش آئند ہے۔

جدول4.11: پاکستان کی جانب سے ریاستی بانڈ کا اجرا

مالیت ملین ڈالر میں

	مدت	**مالیت**	**شرح سود**
م س14ء	پانچ سالہ	1,000	7.25فیصد
	دس سالہ	1,000	8.25فیصد
م س15ء	پانچ سالہ	1,000	6.75فیصد
م س16ء	دس سالہ	500	8.25فیصد
م س17ء	پانچ سالہ	1,000	5.5فیصد
م س18ء	پانچ سالہ	1,000	5.625فیصد
	دس سالہ	1,500	6.875فیصد

ڈیٹا کا ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی م س18ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 720.2 ملین ڈالر زائد رہی (جدول 4.12)۔ قرض واپسی کا بیشتر بوجھ غیر ملکی کمرشل (بینک) قرضوں کی باز ادائیگی کی بنا پر آیا جو م س18ء کی پہلی ششماہی کے دوران 537.4 ملین ڈالر تک جا پہنچا۔ اس کے علاوہ پیرس کلب اور دیگر کثیر فریقی ڈونر اداروں کو باز ادائیگی بھی اس عرصے کے دوران نمایاں طور پر بڑھ گئی۔

جدول 4.12: جولائی تا دسمبر کے دوران سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی (اصل + سود)

ملین ڈالر

	مالی سال17ء	مالی سال18ء	تبدیلی
حکومتی قرضہ	1,479.7	2,198.6	718.9
جس میں سے			
پیرس کلب	250.6	416.4	165.8
کثیر جہتی	787.5	831.3	43.8
دیگر دوطرفہ	200.7	198.0	-2.6
یورو/صکوک بانڈ	169.4	171.3	1.9
کمرشل قرضے	21.4	537.4	516.0
آئی ایم ایف سے قرضہ	37.3	60.7	23.4
بیرونی واجبات	32.6	10.5	-22.1
مجموعہ	**1,549.6**	**2,269.7**	**720.2**

ڈیٹا کا ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

4.1 باکس 4.1: کرنسی کی قدر میں کمی اور سرکاری قرضہ

سرکاری قرضہ مثالی طور پر مالیاتی اور جاری حسابات کے خسارے پورے کرنے کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔ سرکاری قرضے میں سے بیرونی قرضہ مختلف کرنسیوں میں حاصل کیا جاتا ہے اور جسے امریکی ڈالر میں تبدیل کیا جاتا ہے اور پھر رپورٹنگ کے مقاصد کے لیے اسے پاکستانی روپے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بین الاقوامی کرنسیوں (جن میں قرضہ لیا گیا ہے) اور پاکستانی روپے کے ساتھ ساتھ امریکی ڈالر میں کسی ردوبدل سے بیرونی قرضے کی ڈالر اور روپے میں مالیت بالترتیب تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس ملکی قرضے میں کرنسی کے خطرے کا عمل دخل نہیں ہوتا۔

پاکستان کا سرکاری بیرونی قرضہ آخر دسمبر 2017ء پر 66.9 ارب ڈالر رہے، یہ جون 2017ء سے 6.9 فیصد زائد ہے۔ تاہم روپوں میں یہ قرضہ 12.6 فیصد نمو کے ساتھ دسمبر 2017ء کے اختتام پر 7.3 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا (جدول 4.1.1)۔ نمو میں یہ فرق دراصل روپے کی قدر میں کمی کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے جو م س18ء کی پہلی ششماہی میں ہوئی۔

دسمبر 2017ء کے خاتمے پر پاکستان کا سرکاری قرضہ 22.8 ٹریلین روپے ہے جس میں سے تقریباً 15.4 ٹریلین روپے ملکی کرنسی میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لگ بھگ دو تہائی سرکاری قرضے کو کرنسی کے کسی خطرے کا سامنا نہیں ہے۔ دوسری طرف ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے بیرونی قرضے کی پاکستانی روپے میں مالیت بڑھ گئی، تاہم اس سے ملک کے غیر ملکی کرنسی واجبات میں اضافہ نہیں ہوا۔

کرنسی کی قدر میں کمی کا سرکاری کھاتوں پر اثر اُس وقت ہوتا ہے جب بیرونی قرضہ حقیقتاً واپس کیا جاتا ہے۔ یہاں، یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ قرضے کی تمام رقم کی عرصیت ایک ہی دن میں پوری نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک مدت کے دوران واجب الادا ہوتی ہے۔ جن ملکوں کا قلیل مدتی قرضہ زائد ہوتا ہے وہ عموماً شرحِ مبادلہ میں کمی سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں، جب قرض دہندگان اجرائے ثانی سے انکار کر دیں جبکہ زرِ مبادلہ کے ذخائر بھی اتنے ناکافی ہوں کہ قرضے کی عرصیتوں کا احاطہ نہ کر پائیں۔ پاکستان کے معاملے میں قلیل مدتی بیرونی قرضہ مجموعی سرکاری بیرونی قرضے کا صرف 1.7 فیصد بنتا ہے جس کا تقریباً 80 فیصد اسلامی ترقیاتی بینک کا قلیل

مدتی قرضہ برائے تیل درآمدات ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان کا قلیل مدتی قرضہ ملکی زرِ مبادلہ ذخائر کے 8 فیصد کے برابر ہے، چنانچہ قرض واپسی میں کسی دشواری کی صورت میں کافی سیال بفر موجود ہے۔

جدول4.1.1:سرکاری بیرونی قرضے کے حجم میں نمو

	دسمبر13ء	جون14ء	دسمبر14ء	جون15ء	دسمبر15ء	جون16ء	دسمبر16ء	جون17ء	دسمبر17ء
ارب امریکی ڈالر	47.5	51.5	50.4	51.0	53.4	57.8	58.0	62.5	66.9
نمو (فیصد)	*-1.4*	*8.4*	*-2.0*	*1.1*	*4.7*	*8.2*	*0.4*	*7.8*	*6.9*
ارب پاکستانی روپے	5,017.3	5,084.7	5,064.2	5,187.6	5,596.1	6,050.8	6,079.6	6,559.4	7,383.4
نمو (فیصد)	*5.2*	*1.3*	*-0.4*	*2.4*	*7.9*	*8.1*	*0.5*	*7.9*	*12.6*

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

سرکاری قرضے کی پائیداری پر دستیاب لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے کہ کرنسی کی قدر میں کمی قرضے کی پائیداری پر مثبت اور منفی دونوں طرح کے اثرات ڈال سکتی ہے۔ جب کرنسی کی قدر گرتی ہے تو واپسی کی لاگت بڑھ جاتی ہے اور بیلنس شیٹ پر اس کا منفی اثر پڑتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، قدر میں یہ کمی قیمت کی مسابقت بڑھاتی ہے، خالص برآمدات اور سرکاری محاصل کو بڑھاوا دیتی ہے جس سے جی ڈی پی پر آمدنی کا مثبت اثر پڑتا ہے۔

حوالہ جات:

میلیکی، ایلز اور مارٹن میلیکی "Analyzing the Impact of Macroeconomic Shocks on Public Debt Dynamics: An Application to the Czech Republic." (2011)

لی، ایڈورڈو (2009) "Fiscal (and external) sustainability."

کین، ڈونیئل وغیرہ (2012) "The Original Sin and Exchange Rate Dynamics: Panel Cointegration Evidence."

عباس، ایس ایم علی وغیرہ "Historical patterns and dynamics of public debt—evidence from a new database." آئی ایم ایف اکنامک ریویو 59.4: (2011) صفحہ 742-717۔